ریفرینس نمبر: Aqs 1624 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تاریخ: 07-07-2019

وراثت کی کرائے پر دی ہوئی مشترکہ دکانوں میں بہنوں کا حق

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے، والد صاحب کی جائیداد، دکانیں وغیرہ کسی کی تقسیم نہیں ہوئی، سب کچھ بھائیوں کے قبضے میں ہے اور بہنوں کے مطالبے پر بھی ان کا حصہ انہیں نہیں دے رہے۔ اب بھائیوں نے بہنوں کی اجازت کے بغیر اپنی مرضی سے کچھ دکانیں کرایہ پر دے دی ہیں، تو ان دکانوں سے آنے والے کرائے پر کس کا حق ہے؟ بہنیں مطالبہ کر سکتی ہیں یا نہیں؟ برائے کرم تفصیل سے رہنمائی فرمادیں۔

نوٹ: تمام ورثاء عاقل بالغ ہیں۔ نیز اگر بہنیں اب اجازت دے دیں، پھر کیا حکم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شریعت مطہرہ نے وراثت میں بہن بھائیوں کا حصہ مقرر فرمایا ہے۔ بھائیوں کا جائیداد پر قبضہ کر لینا اور بہنوں کو حصہ نہ دینا، ناجائز و حرام ہے۔ ایسے بھائیوں پر لازم ہے کہ دیگر ورثاء، بہنوں وغیرہ کو ان کا مکمل حصہ دیں اور توبہ بھی کریں۔

میراث کے متعلق اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿ یُوۡصِیۡکُمُ اللّٰہُ فِیۡۤ اَوۡلَادِکُمۡ لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں، بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے۔

(پارہ4، سورۃ النساء، آیت 11)

کسی وارث کی میراث نہ دینے سے متعلق حدیث پاک میں ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فر من میراث وارثه قطع الله میراثه من الجنة یوم القیامة" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے وارث کو میراث دینے سے بھاگے، اللہ قیامت کے دن جنت سے اس کی میراث قطع فرما دے گا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الوصایا، ص194، مطبوعہ کراچی)

کرائے کے متعلق یہ حکم ہے کہ ورثاء کی رضامندی کے بغیر جن بھائیوں نے وہ دکانیں کرائے پر دیں، ان سے حاصل ہونے والے کرائے کے وہی مالک ہیں، کیونکہ دکانوں کو جنہوں نے کرائے پر دینے کا عقد کیا، وہی کرائے کے مالک ٹھہریں گے۔ بہنوں کو اس کرائے کے مطالبے کا حق نہیں ہے، ہاں جتنا کرایہ بھائیوں کے اپنے حصے کے بدلے میں آتا ہے، وہ ان کے لیے جائز ہے اور دوسروں کے حصے کا کرایہ ان کے حق میں ملک خبیث یعنی ناپاک و حرام ہے، جس کا حکم یہ ہے کہ یا تو فقیرِ شرعی پر بغیر ثواب کی نیت کے صدقہ کر دیں یا ورثاء کو دے دیں اور ورثاء کو دینا افضل ہے۔

مالِ مغصوبہ سے حاصل شدہ نفع اصل مالک کا نہیں ہوتا، بلکہ غاصب کا ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ ردالمحتار میں ہے: ”أن الغلة للغاصب عندنا؛ لأن المنافع لا تتقوم إلا بالعقد والعاقد هو الغاصب ۔۔۔ فكان هو أولى ببدلها، ويؤمر أن يتصدق بها لاستفادتها ببدل خبيث وهو التصرف في مال الغير“ ترجمہ: (غصب کی ہوئی چیز سے حاصل شدہ) نفع ہمارے نزدیک غاصب کا ہی ہوگا، کیونکہ منافع عقد کے ساتھ ہی قائم ہوتے ہیں اور عقد کرنے والا (یہاں) وہی غاصب ہے، تو اس کے بدل کا زیادہ حقدار بھی وہی ہوگا، (ہاں) اسے وہ نفع صدقہ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے، اس لیے کہ وہ اس کو خبیث بدل کے ذریعے حاصل ہوا ہے اور وہ (خبیث بدل) غیر کے مال میں تصرف کرنا ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الغصب، جلد 9، صفحہ 317، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ” عمارت بعد انتقال خالد زید اور دیگر ورثاء میں مشترکہ ٹھہرے گی، **مگر آمدنی جو زید و سلیمہ نے حاصل کی باقی شرکاء اس کے واپس لینے کا دعویٰ نہیں کرسکتے کہ عقد اجارہ میں جو شخص کسی شیء کو کرایہ پر چلاتا ہے، اجرت کا مالک وہی ہوتا ہے** اگرچہ وہ شے ملک غیر ہی ہو، ہاں اس پر دو باتوں میں سے ایک واجب ہوتی ہے یا تو ملک غیر کی اُجرت اس مالک کو واپس دے اور یہی بہتر ہے یا محتاجوں پر تصدق کر دے کہ اس کے حق میں وہ ملک خبیث ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ج 19، ص 259، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مزید ایک مقام پر مشترکہ مال سے اجازت کے بغیر ملنے والے نفع سے متعلق فرماتے ہیں: ” جبکہ نہ ان لڑکیوں نے اپنا حصہ مانگا نہ لڑکوں نے دیا اور بطور خود اس میں تجارت کرتے رہے تو وہ چاروں لڑکیاں اصل متروکہ میں اپنا حصہ طلب کر سکتی ہیں، تجارت سے جو نفع ہوا، وہ لڑکیاں اس کی مالک نہیں، ہاں ان کے حصہ پر جو نفع ہوا لڑکوں کے لئے ملک خبیث ہے لڑکوں کو جائز نہیں کہ اسے اپنے تصرف میں لائیں، ان پر واجب ہے کہ یا تو وہ نفع فقراء مسلمین پر تصدق کریں یا چاروں لڑکیوں کو دے دیں اور یہی بوجوہ افضل و اولیٰ ہے اور ان لڑکیوں کے لئے حلال طیب ہے کہ انہیں کی ملک کا نفع ہے جبکہ لڑکوں پر شرعاً

حرام ہے کہ ان لڑکیوں کے حصہ کا نفع اپنے صرف میں لائیں تو لڑکیوں ہی کو کیوں نہ دیں کہ ان کی دلجوئی ہو، صلہ رحم ہو، صاحب حق کی ملک کا نفع اسی کو پہنچے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 26، صفحہ 373، رضافاؤنڈیشن، لاهور)

اب اگر بہنیں اجازت دے دیں، تو پھر وہ بھی ان بھائیوں کے ساتھ کرائے میں شامل ہو جائیں گی اور کرائے میں سے ان کو حصہ دینا لازم ہو جائے گا، نہ دیا، تو وہ اس کا مطالبہ کر سکتی ہیں، کیونکہ عقدِ اجارہ وقتاً فوقتاً نیا ہوتا رہتا ہے، تو جب ان کی طرف سے اجازت شامل ہو گی، تو اپنے حصے کے نفع کی وہ حقدار ٹھہریں گی، لہٰذا اجازت دینے والا ہر وارث اپنے حصے کے مطابق کل کرایہ کا حقدار ہو گا۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمۃ عقدِ اجارہ کے فوقتاً فوقتاً نئے ہونے کے متعلق فرماتے ہیں: "عقد اجارہ وقتاً فوقتاً نیا ہوتا ہے کہ منفعت بتدریج پیدا ہوتی ہے۔ اسی تدریج سے اجارہ تجدید پاتا ہے۔ بدائع میں ہے:" الطاری فی باب الاجارۃ مقارن لان المعقود علیہ المنفعۃ وانھا تحدث شیئا فشیئا فکان کل جزء یحدث معقودا علیہ مبتدأ" (ترجمہ:) اجارہ کے باب میں مقارنت طاری ہوتی ہے کیونکہ اس میں معقود علیہ منفعت ہوتی ہے اور وہ وقتاً فوقتاً بتدریج پیدا ہوتی رہتی ہے، چنانچہ منفعت کی ہر جز جو پیدا ہوتی ہے، وہ نئے سرے سے معقود علیہ بنتی ہے۔ ہدایہ میں ہے:" الاجارۃ تنعقد ساعۃ فساعۃ حسب حدوث المنفعۃ" (ترجمہ:) اجارہ وقتاً فوقتاً منفعت کے پیدا ہونے کے مطابق منعقد ہوتا ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 25، صفحہ 289، رضافاؤنڈیشن، لاهور)

ایک شریک دوسرے کی اجازت کے بغیر مالِ مشترک کرایہ پر دے دے اور دوسرا بعد میں اجازت دے دے، تو اس کے متعلق درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام میں ہے:" توجد أربع صور في إيجار المال المشترك: الصورة الأولى - أن يؤجر الملك المشترك بلا إذن الشريك وينقضي جميع مدة الإيجار الصورة الثانية - أن يؤجر الملك المشترك بلا إذن الشريك وينقضي ثلث مدة الإجارة ۔۔۔ **الصورة الثالثة - أن يؤجر المال المشترك بلا إذن الشريك ويجيز الشريك الآخر تلك الإجارة قبل انقضاء أي مدة من مدة الإجارة. الصورة الرابعة - أن يؤجر المال المشترك بلا إذن الشريك وبعد انقضاء ثلث مدة الإجارة يجيز الشريك الآخر الإجارة في المدة الباقية أي في الثلثين ,ففي الصورة الثالثة يلزم إعطاء حصة الشريك الغير المؤجر من بدل الإجارة أي كل حصته في الصورة الثالثة . وحصته عن المدة الباقية في الصورة الرابعة** " ترجمہ: مالِ مشترک کو کرائے پر دینے کی چار صورتیں

ہیں۔(1)شریک کی اجازت کے بغیر ملکِ مشترک کرائے پر دی جائے اور کرائے کی تمام مدت گزر جائے۔(2)ملکِ مشترک شریک کی اجازت کے بغیر کرائے پر دی جائے اور کرائے کی تہائی مدت گزر جائے۔ (3)شریک کی اجازت کے بغیر مالِ مشترک کرائے پر دیا جائے اور دوسرا شریک اس کرائے کی کچھ بھی مدت گزرنے سے پہلے اس کی اجازت دے دے۔(4) شریک کی اجازت کے بغیر مالِ مشترک کرائے پر دے دیا اور دوسرے شریک نے باقی یعنی دو تہائی مدت میں اس کی اجازت دے دی۔ تیسری صورت میں ہر اس شریک کا حصہ، جس نے کرائے پر نہیں دیا تھا،(اس کو اس کا) حصہ کرایہ میں سے دینا لازم ہوگا۔یعنی تیسری صورت میں پورا حصہ اور چوتھی صورت میں باقی مدت کا حصہ دینا لازم ہوگا۔

(درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام، الکتاب العاشر الشرکات، المادۃ 1077، جلد3، صفحہ 29،30، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

03ذیقعدۃ الحرام1440ھ/07جولائی 2019ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔